## روئے زمین پر اسلام کا
## لاثانی اور لافانی معجزہ

(روئے زمین پر سب سے اچھا پانی آبِ زمزم ہے۔)

(مصنف عبدالرزاق: ۹۱۱۹، معجم اوسط طبرانی: ۲۱۹۳)

ڈاکٹر مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

## معہد الدراسات الاسلامیہ

اورنگ آباد، مہاراشٹر، انڈیا

موبائل: 8390989303 - 9423153573

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج سے بیس سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ۶/مارچ ۲۰۰۰ء کو دوپہر ڈھائی بجے محب گرامی مولانا عبد القدیر قاسمی مدنی جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم کے دفتر نظامت کمرہ نمبر اُنیتس (۲۹) میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ مولانا نے ریسیور اُٹھایا تو فون کرنے والے نے کہا کہ میں سعودی سفارت خانہ دہلی سے بات کر رہا ہوں اور آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ اس سال حج کے لیے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہدؒ بن عبد العزیز آل سعود کی خصوصی دعوت پر بہ طور شاہی مہمان مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی کا انتخاب ہوا ہے۔ آپ انھیں اطلاع دے دیں کہ وہ پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات کے ساتھ فوراً دلّی آجائیں کیوں کہ ۹/مارچ ۲۰۰۰ء کو حج کے لیے دہلی سے سعودی ایئرلائنس کی آخری فلائٹ ہے۔ مولانا عبد القدیر مدنی قاسمی نے فون کے ذریعہ مجھے فوراً اطلاع دی۔ ابتدا میں مجھے محسوس ہوا کہ مولانا مجھ سے مذاق کر رہے ہیں

لیکن بعد میں انھوں نے پوری تفصیلات سے مجھے آگاہ کیا۔ میں نے ٹیکہ وغیرہ کے سلسلہ میں فوراً الحاج مرحوم کریم الدین پٹیل صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ انھوں نے کہا کہ عام طور پر ایک بجے آفس بند ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ عام خاص میدان سے متصل آنکھوں کے ہاسپٹل کے قریب ٹیکہ اندازی کے آفس تشریف لائے۔ یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ تھا کہ اس دن خلافِ معمول کسی خاص میٹنگ کی وجہ سے آفس کھلا ہوا تھا۔ ٹیکہ اندازی کی ضروری کارروائی کے بعد تقریباً چار بجے سہ پہر میں (٦/مارچ ٢٠٠٠ء کو براہ بھساول دہلی کے لیے روانہ ہو گیا۔ مولانا عبد القدیر مدنی قاسمی کا بیان ہے کہ عموماً ایک بجے چھٹی ہوتے ہی میں کاشف العلوم سے چلا جاتا ہوں لیکن اس دن اللہ نے آپ کے لیے مجھے ڈھائی بجے تک روک کر رکھا ورنہ اس دن دفتر نظامت میں میرا کوئی خاص کام نہیں تھا۔ جب میں بھساول پہنچا تو ریزرویشن نہ ہونے کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا لیکن ایک قلی سے میری مشکل آسان ہوئی اور اس نے ٹی سی سے گفتگو کرنے کے بعد

مجھے ٹرین میں بٹھادیااور خدا خدا کر کے ۸/مارچ کو علی الصباح میں دہلی پہنچا اور تقریباً گیارہ بجے سعودی سفارت خانہ کے لیے روانہ ہوا۔ سفارت خانہ کے ذمہ داران منتظر تھے۔ سب سے پہلے انھوں نے ناشتہ اور چائے سے میرا استقبال کیا اور ویزا (Visa) کی ضروری کارروائی شروع کردی۔ خلاف معمول طرز استقبال دیکھ کر میں دل ہی دل میں غالب کا یہ شعر پڑھنے لگا ؎

بنا ہے شہہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا

وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

تھوڑی ہی دیر میں ٹکٹ اور پاسپورٹ حوالہ کرتے ہوئے ذمہ داران سفارت خانہ نے مجھے مبارکباد دی اور کہا کہ کل صبح بروز جمعرات ۹/مارچ ۲۰۰۰، ۳/ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ کو آپ کی فلائٹ ہے اور یہ آخری فلائٹ ہے، وقت کم تھا لیکن آپ کی ممکنہ عجلت اور مستعدی کے سبب یہ سفر ممکن ہو سکا اور یہ بھی کہا کہ عجیب بات ہے

کہ آپ کا ویزا۸/مارچ ۲۰۰۰ءمطابق/۲ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ کو لگا ہے اور آپ دوسرے دن ہی سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ عموماً ایسا کم ہوتا ہے۔۴/ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ کو میں کنگ عبدالعزیز انٹر نیشنل ایئرپورٹ جدّہ پہنچا۔ چوں کہ میں شاہی مہمان تھا اس لیے نو افراد پر مشتمل ایک پوری ٹیم میرے استقبال کے لیے ایئرپورٹ پر موجود تھی اور واپسی تک یہ تمام افراد اس ہیچ مداں کی رفاقت وضیافت میں مصروف رہے۔ اللہ ان کو اور خادم الحرمین الشریفین کو اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے اور ہمیں بار بار حج وعمرہ کی سعادت عطا فرمائے۔

اس سفر حج میں مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں مجموعی طور پر دو ہفتے قیام رہا اور حج کی سعادت سے سرفراز ہوکر میں بروز چہار شنبہ ۲۲/مارچ ۲۰۰۰ء مطابق۱۶/ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ کو سعودی ایئرلائنس کی فلائٹ سے دہلی پہنچا اور پھر وہاں سے اپنے مستقر اورنگ آباد پہنچا۔

اس سفر حج کے لیے روانگی کے وقت میں نے اپنے دل میں یہ طے کرلیا تھا کہ اپنے ساتھ جو آبِ زم زم لاؤں گا اس کے معجزہ کے اظہار کے لیے میں بیس سال تک اسے محفوظ رکھوں گا اور دیکھوں گا کہ اس کے رنگ، بو اور مزہ میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے یا نہیں۔ الحمدللہ ۲۲/مارچ ۲۰۰۰ء سے ۲۲/مارچ ۲۰۲۰ تک جس دن پورے ہندوستان میں کورونا وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن کا آغاز ہوا) پورے بیس سال (Twenty years) ہوگئے اور جانچ کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ آبِ زم زم میں کسی بھی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور نہایت صاف و شفاف حالت میں آبِ زم زم آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ مجھے مسلسل بیس سال (Twenty years) تک آبِ زمزم کو محفوظ رکھنے کی توفیق ملی اور میرا خیال ہے کہ پوری دنیا میں شاید ہی کسی مسلمان کے پاس اس

قدر قدیم محفوظ آب زمزم موجود ہو۔ میں اس توفیقِ ارزانی پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اور تحدیثِ نعمت کے طور پر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ اس کے پیچھے صرف یہی مقصد تھا کہ دنیا کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ روئے زمین پر آبِ زمزم اللہ کا بیش قیمت عطیہ ہے اور اس پر کہنگی اثر انداز نہیں ہو سکتی اور اس پر کتنی ہی لمبی مدت کیوں نہ گذر جائے، ان شاء اللہ اس میں کسی بھی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو گی اور اُسی کے ساتھ میں اس بات کا بھی اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مزید بیس سالوں(Twenty years) تک ان شاء اللہ اُسی قدیم محفوظ آبِ زمزم کو محفوظ رکھنے کی کوشش کروں گا۔اور جب اس پر چالیس سال کی مدّت گذر جائے گی تو پھر آبِ زمزم کی ہر قسم کی آلودگی اور خرابی سے پاک شفافیت کے ذریعہ اسلام کے لافانی معجزہ کا اظہار ہو گا اور دنیا مشاہدہ کرے گی کہ جس طرح روئے زمین پر آبِ زمزم اسلام کا،لافانی معجزہ ہے، اسی طرح کرہ ارضی پر دین اسلام بھی قدرت کا لازوال اور لاثانی معجزہ ہے اور یہ دین جس طرح قیامت تک باقی رہے

گا،اسی طرح یہ آبِ زمزم بھی قیامت تک اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ باقی رہے گااور اس میں ذرّہ برابر بھی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

زمزم کا کنواں محل وقوع کے اعتبار سے مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کے صحن میں کعبہ سے مشرق کی جانب ۲۰ میٹر (۶۶ فٹ) کی دوری پر واقع ہے جسے عام طور پر آب زمزم کا کنواں کہا جاتا ہے۔اس کنویں کا ظہور آج سے تقریباً چار ہزار سال قبل (۲ ہزار قبل مسیح) معجزانہ شکل میں ہوا تھا اس کے معجزانہ ظہور پر نہ صرف احادیث گواہ ہیں بلکہ مقدس تورات بھی اس کے معجزانہ ظہور کی قائل ہے۔ مسلمانوں میں زمزم کا پانی انتہائی متبرک تصور کیا جاتا ہے۔زمزم کے کنویں اور اس کے پانی کے معجزانہ طور پر شفا ہونے پر بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں۔ مسلمان اطباء نے ہر دور میں زمزم کی افادیت واہمیت اور اس کے طبّی فوائد پر لکھا ہے، مگر گذشتہ چند سالوں میں آب زمزم پر جو تحقیقات سائنسی دنیا میں سامنے آئی ہیں انھوں نے احادیث میں مذکور

آب زمزم کے متعلق معجزانہ بیانات کو نہ صرف حرف بہ حرف صحیح اور سچا ثابت کر دیا ہے بلکہ احادیث کے لازوال علمی معجزوں میں ایک اہم معجزہ کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔ زمزم کے متعلق ان جدید سائنسی تحقیقات کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ تحقیقات صرف مسلمان سائنسدانوں کے ذریعہ ہی انجام نہیں پائی ہیں بلکہ ان کو انجام دینے والے غیر مسلم سائنسدان بھی ہیں۔

بخاری شریف میں زمزم کے کنویں کے ظہور کے متعلق ایک تفصیلی حدیث وارد ہوئی ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ بحکمِ الٰہی اپنی بیوی حضرت ہاجرہؑ اور شیر خوار بچے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر چلے گئے اور حضرت ہاجرہؑ کے پاس موجود کھانا اور پانی ختم ہو گیا اور حضرت اسماعیلؑ بھوک اور پیاس سے رونے لگے تو ہاجرہؑ پریشانی کے عالم میں کبھی صفا پر چڑھتیں اور کبھی مروہ پر کہ شاید کوئی پانی دینے والا ادھر آجائے، اسی حالت میں آپ کو ایک آواز سنائی

دی اور جب آپ اس کی طرف متوجہ ہوئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ موجودہ آبِ زمزم کے کنویں کے مقام پر کھڑے ہیں اور انھوں نے زمین پر اپنی ایڑی ماری یا زمین پر اپنا پَر مارا اور وہاں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ حضرت ہاجرہؑ نے اضطراری حالت میں پتھر جمع کر کے بہتے ہوئے پانی کو روک کر اسے حوض کی شکل دے دی کہ وہ کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت ہاجرہؑ ایسا نہ کرتیں تو زمزم کا کنواں ایک چشمہ میں تبدیل ہو جاتا۔ (بخاری، جلد دوّم، باب: ۳۱۳، حدیث: ۵۸۹/۵۹۰)

زمزم کا کنواں ایک عرصہ تک جاری رہنے کے بعد صحرائی طوفان کی زد میں آ کر ناپید ہو گیا اور جگہ کی شناخت مشکل ہو گئی۔ ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ میں حضرت علیؓ کی روایت کے مطابق عبد المطلب (حضور اکرم ﷺ کے دادا) کو خواب میں زمزم کے کنویں کی نشاندہی کی گئی اور اسے صاف کر کے اس کی تجدید کا حکم دیا گیا۔ آپ

نے اس کو دوبارہ کھدوا کر قابل استعمال بنایا۔ اُس وقت سے آج تک زمزم کا کنواں مسلسل جاری ہے اور یہ کنواں نہ کبھی خشک ہوا اور نہ اس کے پانی کی سطح میں کمی واقع ہوئی۔

زمزم کے کنویں کے معجزانہ ظہور کا تذکرہ تورات میں حسب ذیل الفاظ میں ملتا ہے: ”خدا نے بچے کے رونے کی آواز سنی اور جنت سے خدا کے فرشتہ نے ہاجرہ سے بات کی، ’تمھیں کس چیز سے تکلیف ہو رہی ہے ہاجرہ؟ تم خوفزدہ مت ہونا۔ خدا نے بچے کے رونے کی آواز سن لی ہے۔ اُٹھ، جا اور اسے اُٹھا اور اسے دلاسہ دے۔ میں اس کی اولاد کو ایک عظیم قوم بناؤں گا۔‘ پھر خدا نے اس کی آنکھ کھولی اور اس نے کنواں دیکھا۔ پھر وہ گئی اور اپنے چمڑے کے تھیلے میں پانی بھرا اور تھوڑا بچہ کو بھی پلایا۔“ (پیدائش: ۲۱:۱۶-۲۰)

یہی نہیں، جیوِش انسائیکلوپیڈیا میں آبِ زمزم کے دوسرے معجزات کا بھی تذکرہ ملتا ہے کہ آب زمزم کو آنکھوں پر لگانے سے بینائی تیز ہوتی

ہے اور یہ کہ زمزم کا پانی پینے سے عجمی افراد عربی کے الفاظ کے صحیح تلفظ اور مخارج کی ادائیگی پر قادر ہو جاتے ہیں۔ (جیوش انسائیکلوپیڈیا، جلد ۱۲، صفحہ ۶۳۳)

زمزم کے کنویں کا ظہور جس طرح معجزہ ہے اسی طرح اس کنویں کا ہزاروں سال طویل عرصہ گزر جانے اور اس کا اس قدر کثرت سے استعمال کیے جانے کے باوجود خشک نہ ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔ زمزم کا کنواں تقریباً ۳۳ میٹر گہرا ہے اور اس کی چوڑائی تیرہ فٹ اور لمبائی گیارہ فٹ ہے۔ پہلے اس کنویں سے پانی کو رسیوں اور ڈول کی مدد سے کھینچ کر نکالا جاتا تھا مگر اب جدید مشینوں کے ذریعہ پمپ کیا جاتا ہے۔ چاہ زمزم میں پانی کی سطح زمین کی سطح سے 3.23 میٹر نیچے ہے۔ زمزم کے کنویں سے فی سیکنڈ 8,000 (آٹھ ہزار) لیٹر پانی چوبیس (۲۴) گھنٹے تک مسلسل پمپ کرنے کی جانچ کی گئی جس سے پانی کی سطح میں گراوٹ درج کی گئی، مگر جب پمپ کرنا روک دیا گیا تو صرف گیارہ

(۱۱)منٹ کے اندر پانی کی سطح دوبارہ اپنی اصلی سطح پر واپس آگئی۔ اس طرح روزانہ لاکھوں لیٹر پانی پمپ کیا جاتا ہے مگر اس کی فراوانی میں کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ شاہی مہمان ہونے کی بنا پر مجھے خصوصی طور پر زمزم کے کنویں کو (جہاں عام لوگوں کے جانے پر سخت پابندی ہے) قریب سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور مجھے زمزم کے کنویں کی ساخت اور اس کی لمبائی، چوڑائی اور وہاں پر نصب مشین اور اُس کے مکمل نظام کی معلومات فراہم کی گئی اور عہد بہ عہد حکومت نے کیا کیا اقدامات کیے، اُن سے بھی مجھے آگاہ کیا گیا۔

زمزم کا سب سے اہم معجزہ اس کے وہ طبّی فوائد ہیں جن کا تذکرہ کئی احادیث میں وارد ہوا ہے۔ زمزم کے پانی کی اہمیت، فضیلت اور اس سے شفایابی کے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہیں اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں کئی روایات مروی ہیں کہ آپ ﷺ کے شقِ صدر کا واقعہ جب پیش آیا تو حضرت جبرئیلؑ نے آپ ﷺ کے قلب مبارک کو آبِ زمزم سے دھویا، صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا'' إنها مباركة، إنها طعام طعم -'' یہ پانی مبارک ہے اور وہ غذا کا کام کرتا ہے۔(مسلم: ۲۴۷۳)
ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے ۴۰ دنوں تک کعبۃ اللہ میں صرف آبِ زمزم پی کر گزارا کیا۔ ابو داؤد طیالسی اور دیگر محدثین کی روایات میں مسلم کی سابقہ روایت پر اس کا اضافہ ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''وشفاء سقم'' یہ بیماریوں کے لیے شفا ہے۔(مسند ابو داؤد طیالسی: ۴۵۹، مسند بزار: ۳۹۲۹، طبرانی: ۲۹۵)
سنن ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ماءزمزم لما شرب لہ۔'' آبِ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اس میں وہ شفا ہے۔(ابن ماجہ: ۳۰۲۶، مسند احمد: ۱۴۸۴۹، دار قطنی: ۲۷۳۹) ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباس

سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''خیر ماء علی وجہ الأرض ماء زمزم۔'' روئے زمین پر سب سے اچھا پانی آب زمزم ہے۔ (مصنف عبد الرزاق: ۹۱۱۹، معجم اوسط طبرانی: ۳۹۱۲) بعض احادیث میں آتا ہے کہ آب زمزم کو خوب سیر ہو کر پینا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر زمزم کا پانی منگوا کر پیا اور اپنے ساتھ مدینہ لے کر گئے۔ اُسی طرح حضرت عائشہ بھی آب زمزم اپنے ساتھ لے جاتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ آپؐ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم: ۱۷۸۳).

مذکورہ بالا احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ زمزم کا پانی روئے زمین پر پایا جانے والا سب سے عمدہ پانی ہے۔ یہ ایک طرف غذا کا کام کرتا ہے تو دوسری طرف امراض سے شفا کا کام کرتا ہے۔ ان احادیث کی معنویت پر جدید سائنسی تحقیقات سے بھی روشنی پڑتی ہے۔

زمزم کے پانی کے جدید کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں جو معدنیات وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں ان میں سوڈیم، کیلشیم، پوٹاشیم، بائکربونیٹ، کلورائیڈ، فلورائیڈ، نائٹریٹ، سلفیٹ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ زمزم کے پانی کو معدنی پانی تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں معدنیات کی کل مقدار ۲۰۰۰ ملی گرام/فی لیٹر ہے۔

بعض کیمیائی عناصر جیسے انٹی مونی (Antimony)، بریلیم (Beryllium)، بسمتھ(Bismuth)، برومین(Bromine) کوبالٹ(Cobalt)، آیوڈین(Iodine) اور مولیبڈنم (Molybdenum) کی مقدار زمزم میں 0.01 پی پی ایم سے بھی کم ہوتی ہے جبکہ کرومیم (Chromium) مینگنیز (Manganese) اور ٹائینیم(Titanium) کے ہلکے ذرات زمزم میں موجود ہوتے ہیں۔ آب زمزم میں پی ایچ (تیزابیت) کی مقدار 7.8 ہے، جس کا مطلب ہے کہ آب زمزم ہلکا سا الکالین ہے۔ چار مسموم کیمیائی ذرات ارسنک

(Arsenic) کیڈ میم(Cadmium)، لیڈ (Lead) اور سلینیم(Selenium) کی مقدار زمزم میں انسانی استعمال کے لیے خطرے کے درجے سے کم مقدار میں پائی گئی ہیں۔

زمزم کے پانی کے کیمیائی تجزیہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ ایک غیر معمولی طور پر صاف و شفاف پانی ہے اور اس کا کوئی رنگ یا ذائقہ نہیں ہے۔ زمزم کا پانی دوسرے پانی سے متعدد وجوہ سے یکسر مختلف ہے۔ مثلاً یہ کہ زمزم کا پانی کبھی خراب نہیں ہوتا اور نہ اس کا رنگ، ذائقہ یا بو بدلتی ہے۔ اکثر پانی کی جگہوں پر اور کنوؤں میں کائی اور پودے اُگ آتے ہیں جس سے وہاں کے پانی کا رنگ اور ذائقہ بدل جاتا ہے مگر زمزم کے کنویں میں کسی بھی قسم کے پودوں اور کائی کا وجود نہیں ہے۔ اسی طرح زمزم کا پانی جراثیم اور بیکٹیریا سے مکمل طور پر خالی ہے۔ چونکہ اس میں بائی کاربونیٹ کی مقدار (۳۶۶ملی گرام فی لیٹر) بہت زیادہ ہے اس لیے وہ کرہ ارض کا سب سے زیادہ صاف و

شفاف پانی تصور کیا جاتا ہے۔ زمزم کے پانی کی ایک اور بڑی خوبی یہ ہے کہ جب سے زمزم کا پانی وجود میں آیا ہے اُس وقت سے آب زمزم کے پانی کی یہی کیمیائی خصوصیات رہی ہیں۔ اس میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

زمزم کے کنویں کے متعلق ایک اہم انکشاف ڈاکٹر راجہ ابو سمن اور ڈاکٹر عبد المنان نے انجام دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ زیر زمین زمزم کے پانی میں مکہ مکرمہ میں موجود آلودہ نالیوں اور دوسری کثافتوں کی آمیزش نہیں ہوتی ہے۔انھوں نے اس کو ثابت کرنے کے لیے مکہ معظمہ کے تمام کنوؤں میں ایسے ریڈیائی عناصر ڈالے جن کے ذریعہ کسی چیز کی مقدار کے لاکھ ویں حصہ کو بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک مدت تک مشاہدے کے باوجود زمزم کے پانی میں ریڈیائی اجزاء کی موجودگی نہیں پائی گئی۔ اس تجربہ سے یہ اہم بات ثابت ہوئی کہ مکہ میں اس کے زیر زمین پانی میں اگر کوئی آلودگی یا کثافت موجود

ہوتو وہ زیر زمین پانی کے عام اصولوں کے برعکس زمزم میں نہیں آتی۔اسی طرح زمزم کے کنویں اوراس کے پانی کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ مکہ میں کعبۃ اللہ کے قریب مسفلہ میں پانی کے اور کئی کنویں پائے جاتے ہیں جو زمزم کے کنویں کے قریب ہیں، لیکن اُس کے باوجود ان میں اور زمزم کے پانی کے اجزائے ترکیبی میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے اوران کنوؤں کا پانی زمزم کے پانی کی خصوصیات سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔

کچھ عرصے پہلے ایک جاپانی سائنسدان ڈاکٹر ماسارو ایموتو (Masaru Emoto) کی پانی اور آب زمزم پر ایک اہم تحقیق سامنے آئی ہے جس میں انھوں نے پانی پر کیے گئے اپنے تجربات سے یہ ثابت کیا ہے کہ انسانوں ہی کی طرح پانی کے بھی جذبات اور احساسات ہوتے ہیں اورانسان کے جذبات اور احساسات کو پانی پر واضح طور پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔اس مفروضہ کوثابت کرنے کے لیے ڈاکٹر ماسارو

اور ان کے ساتھیوں نے پانی پر مثبت اور منفی الفاظ، جذبات اور موسیقی کو پیش کیا۔ اس کے فوراً بعد انھوں نے پانی کو منجمد کیا۔ اس کے بعد تشکیل پانے والے پانی کے بلور (Crystals) کی تصاویر کھینچیں۔ اس تجربہ سے اس بات کے ٹھوس عینی ثبوت فراہم ہو گئے کہ پانی کس طرح مثبت اور منفی توانائی پر اپنا ردعمل ظاہر کر سکتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں اس کا یوں خلاصہ کیا جا سکتا ہے کہ انسانی خیالات، جذبات، احساسات اور انسانی الفاظ کے پانی کے مرکب (Molecule) پر واضح اثرات مرتب ہوتے ہیں اور پانی انسانی جذبات واحساسات کو منتقل کرنے پر قادر ہے۔ ڈاکٹر ماسارو نے اس کو تجربے کے ذریعہ ثابت کیا ہے اور تصاویر کے ذریعہ دکھایا ہے کہ پانی پر اچھے انسانی جذبات، تشکر اور یہاں تک کہ موسیقی کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف پانی پر تیز و ترش الفاظ، سبّ و شتم اور خراب موسیقی کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ماسارو نے پانی کے مالیکیول کی ان دونوں حالتوں میں جو تصاویر خوردبین کے

ذریعہ کھینچی ہیں وہ حیرت انگیز طور پر ان ہی جذبات کی عکاسی کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ مثبت نغمہ سے حاصل شدہ پانی کے مالیکیول کی تصویر انتہائی خوشنما اور جاذب نظر ہے جبکہ منفی خیالات اور منفی نغمہ سنجی کے بعد کھینچی گئی تصاویر انتہائی پراگندہ اور بے معنی نظر آتی ہیں۔

ڈاکٹر ماسارو نے اپنی اس تحقیق میں یہ حیرت انگیز انکشاف بھی کیا کہ پانی پر سب سے زیادہ جس لفظ کی تاثیر ہوتی ہے وہ لفظ ''اللہ'' ہے۔ پانی پر لفظ اللہ کے پڑھنے کے بعد پانی کے بلور (Crystal) کی جو تصویر لی گئی وہ سب سے زیادہ دلکش اور خوشنما تصویر تھی۔ اسی طرح ماسارو کی تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب پانی پر قرآنی آیات کی تلاوت کی گئی تو پانی کے ایٹم مزید فعال اور متحرک ہو گئے۔

ڈاکٹر ماسارو جنھوں نے دنیا کے مختلف قسم کے پانی کا کیمیائی تجزیہ کیا ہے اور ان کے بلور کی تصویریں اتاری ہیں زمزم کے پانی کے متعلق لکھتے ہیں: ''زمزم کا پانی روئے زمین کا سب سے زیادہ صاف و

شفاف پانی ہے۔اس سے زیادہ شفاف پانی روئے زمین پر نہیں پایا جاتا ہے۔'' ڈاکٹر ماسارو، نانو ٹیکنالوجی(Nanotechnology)کے ذریعہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ زمزم کا پانی دوسرے عام پانی سے ایک ہزار گنا زیادہ طاقتور ہے۔یعنی اگر زمزم کے ایک قطرہ کو عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں ملادیا جائے تو سارا عام پانی، معیار اور خصوصیات میں زمزم کے مانند ہو جائے گا۔ ماسارو نے یہ بھی بتایا کہ زمزم کے ایک قطرہ میں موجود معدنیات (Minerals) کسی اور پانی میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ماسارو نے مزید یہ بھی انکشاف کیا کہ زمزم کے پانی کے اجزائے ترکیبی کو کسی بھی طرح سے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا کیوں ہے سائنسدانوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ یہاں تک کہ زمزم کے پانی کو ریسائیکل بھی کیا گیا مگر اس کے باوجود وہ تبدیل نہیں ہوا بلکہ جوں کا توں صاف و شفاف برقرار رہا۔ زمزم کے متعلق ڈاکٹر ماسارو کی تحقیقات کا ایک اور خوشگوار پہلو یہ ہے کہ زمزم کے پانی کے بلور (Crystal) کی خوردبینی تصویر اتارنے پر وہ منفرد طور پر دو بلوروں سے

متشکل پایا گیا جو ایک کے اوپر ایک واقع تھے، جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ یہ زمزم کے دو الفاظ ''زم''اور''زم'' سے متشکل ہونے کی وجہ سے دو بلوروں سے متشکل ہے۔

زمزم کا پانی عمومی طور پر شفا ہے ہی، مگر زمزم کے پانی سے خصوصی طور پر شفایابی حاصل کرنے کے واقعات کا ظہور دور نبوی سے لے کر آج تک مسلسل ہو رہا ہے جن کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے۔ علامہ ابن قیم جوزی نے زمزم کے پانی کو تمام پانی کا سردار، سب سے اعلیٰ اور قابل احترام قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب ''الطب النبوی'' میں زمزم سے متعلق اپنے دور کے بہت سے تجربات قلم بند کیے ہیں کہ آب زمزم سے بہت سارے امراض سے شفا ملی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کے دور میں لوگ پندرہ پندرہ دنوں تک بغیر کھانا کھائے ہوئے صرف زمزم پر زندہ رہتے تھے۔

موجودہ دور میں مسلم اطباء نے بھی اس پر طبّی تجربے کیے ہیں اور اسے انتہائی مفید بتایا ہے۔ایک ایشیائی ماہر طبیب ڈاکٹر غلام رسول قریشی جو علم الامراض کے پروفیسر ہیں، انھوں نے تجربات سے یہ ثابت کیا ہے کہ زمزم میں فولاد، مینگنیز، جست، گندھک اور آکسیجن کی کافی مقدار کے پائے جانے کی وجہ سے یہ پانی خون کی کمی کو دور کرتا ہے، دماغ کو تیز کرتا ہے اور ہاضمہ کی اصلاح کرتا ہے۔ماضی قریب میں اخبارات اور مجلات میں ایسے کئی واقعات نقل کیے گئے ہیں جن میں زمزم کے پانی سے کئی موذی بیماریوں سے شفایابی کے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں کینسر، پتھری، گردے کی بیماریاں، خون کی بیماریاں، آنکھوں کی بیماریاں اور اس کی بینائی میں اضافہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔(ماہنامہ ارمغان جولائی،اگست ۲۰۱۸ء)

ایک صاحب اپنے والد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے والد کینسر کے مریض تھے اور ان کی بیماری آخری اسٹیج میں تھی اور ماہر

اطباء کی ٹیم نے مجھ سے یہ بتایا کہ یہ صرف چند دنوں کے مہمان ہیں اور اب ان کا مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ والد صاحب کو بھی کسی طرح اس کا اندازہ ہو گیا اور انھوں نے مجھ سے عمرہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے والد صاحب کی اس گرتی ہوئی صحت اور عمرہ کی خواہش کے احترام میں ویزا وغیرہ کی ضروری کارروائی کی اور مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ عمرہ سے فراغت کے بعد میں نے ناشتہ اور کھانے کے لیے والد صاحب سے عرض کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے طے کر لیا ہے کہ یہاں کے قیام کے دوران صرف زمزم پیوں گا اور کوئی بھی چیز نہیں کھاؤں گا۔ ہم لوگ تقریباً چالیس دن مکہ مکرمہ میں رہے۔اس کے بعد جب وطن واپسی ہوئی تو والد صاحب کی علالت کے تمام کاغذات لے کر میں ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا۔ڈاکٹر صاحب نے باریک بینی سے والد صاحب کی جانچ کی اور کہا کہ کاغذات سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے والد کی بیماری آخری اسٹیج میں ہے لیکن جانچ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے والد کو کینسر کی

بیماری کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔ موذی بیماری کی شفایابی میں آبِ زمزم کا یہ غیر معمولی لاہوتی معجزہ ہے جس کو اب مشاہدات و تجربات کی دنیا بھی تسلیم کرچکی ہے۔

جرمن سائنسدان ڈاکٹر کانوٹ فائفر (Knut Pfeiffer) جو میونخ کے سب سے بڑے طبّی مرکز کے سربراہ ہیں ان کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ زمزم کے پانی سے جسم کے خلیوں (Cells) کے نظام کی توانائی کی سطح میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا ہے۔ انھوں نے جدہ میں زمزم کے پانی پر تجربات کرنے کے بعد یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ کوئی بھی کیمیائی پانی(Mineral Water)مثال کے طور پر جرمنی کے شہر میونخ کا پانی کیمیائی طور پر صد فیصد صاف و شفاف ہوتا ہے اوراس میں کسی بھی قسم کی آمیزش نہیں ہوتی ہے،اس کے باوجود جسمانی توانائی کے لیے وہ انتہائی مضر اور تباہ کن ہوتا ہے۔ اس کے بر خلاف زمزم کا پانی کیمیائی اعتبار سے صد فیصد صاف و شفاف تو ہوتا

ہی ہے، مگر جسمانی توانائی کے لیے بھی انتہائی فائدہ مند اور صحت بخش ہے۔ یہ انسانی خلیوں پر انتہائی اہم مثبت اثرات مرتب کرتا ہے اور انسان کی توانائی کے شعبوں (Energetic Fields) کو صحتمند اور طاقتور بنادیتا ہے۔ کئی دنوں تک باقاعدہ اس کو پینے سے انسان مکمل طور پر صحتمند ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر کانوٹ نے مزید حیران کرنے والی یہ بات بھی بتائی کہ زمزم کے متعلق یہ ان کی ابتدائی تحقیقات ہیں، لہٰذا اس کے متعلق اگر انھیں مزید تحقیقات کا وقت اور موقع ملے تو اس کے متعلق مزید حیران کن انکشافات سامنے آ سکتے ہیں۔

دنیا کا کوئی بھی پانی جراثیم اور بیکٹیریا سے مکمل طور پر پاک نہیں ہے، مگر آبِ زمزم صد فیصد جراثیم اور بیکٹیریا سے پاک وصاف ہے۔ سعودی سائنسدان ڈاکٹر یحییٰ کوشک نے اس سلسلے میں اپنی تحقیقات پیش کی ہیں، ان کے مطابق زمزم کا پانی ہر قسم کی آلودگیوں

سے مکمل طور پر پاک ہے۔اس کا بالائے بنفشی تابکاری کے ذریعہ معالجہ کیا گیا مگر اس میں کسی بھی قسم کے بیکٹیریا کا کوئی وجود نہیں پایا گیا۔

زمزم کے پانی میں انتہائی اعلیٰ درجہ کی شفافیت پائی جاتی ہے جو کہ دنیا کے کسی اور پانی میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اس میں بائی کاربو نیٹس کی وافر مقدار 366(ملی گرام فی لیٹر) پائی جاتی ہے، جبکہ فرانس کے آلپس کے پانی میں کاربو نیٹس کی مقدار 357ملی گرام فی لیٹر ہے۔

زمزم پر کی گئی سائنسی تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس میں کیلشیم اور میگنیشیم وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس میں شفایابی کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور اس میں فلورائڈز (Fluorides) کے پائے جانے کی وجہ سے وہ جراثیم کش بھی ہے۔ ان کے علاوہ زمزم کے پانی پر کی گئی متعدد تحقیقات سے یہ انکشافات سامنے آئے ہیں کہ وہ خون کے پلیٹ لیٹس (Platelets) کو بڑھاتا

ہے۔ بدن کی قوت مدافعت کو تقویت پہنچاتا ہے۔ ڈبلیو ڈی سی (WDC) اور آر بی سی (RBC) کی تعداد کو بڑھاتا ہے اور جسم سے سمیت (Toxicity) کو ختم کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا استعمال بھوک کے اثرات کو بھی کم کرتا ہے۔ زمزم کا مستقل استعمال جسم کو صحیح طور پر پروان چڑھاتا ہے اور جسم کے وزن کو معتدل رکھتا ہے۔ ایک اور تحقیق سے یہ بات آشکارا ہوئی ہے کہ زمزم کے پانی کو آنکھ پر لگانے یا آنکھوں کو زمزم سے دھونے سے آنکھوں کی بینائی میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے آنکھ سے متعلق کئی بیماریوں سے شفایابی حاصل ہوتی ہے۔ زمزم کا پانی تیزابیت اور سینے کی جلن کو بھی کم کرتا ہے۔ کیونکہ یہ فطری اعتبار سے الکالین (Alkaline) ہے جو شکم میں جمع ہونے والی زائد ایسیڈ کو غیر جانبدار بنا دیتا ہے، جس سے تیزابیت اور سینے کی جلن کم ہو جاتی ہے۔

احادیث نبوی اور سائنسی تحقیقات کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ آب زمزم اسلام کا ایک لافانی معجزہ ہے اور دنیا کے کسی بھی خطے اور ملک کا پانی آب زمزم کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور آب زمزم جن خصوصیات کا حامل ہے، دنیا کے کسی بھی پانی میں وہ خصوصیات نہیں پائی جاتی ہیں۔ یہ اللہ کا کرم اور اس کا فضل ہے کہ اللہ نے ہمیں بغیر کسی استحقاق کے آب زمزم جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ اللہ ہمیں اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں اس طویل مضمون کی اشاعت کے لیے روزنامہ اورنگ آباد ٹائمز اور اس کے ایڈیٹر کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کی ترقی و اشاعت کے لیے دعا کرتا ہوں۔